بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو کافر مسلمانوں کو ایذا دیتا ہو، اسے دوسرے کافروں کے مقابلے سخت سزا ہوگی

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

جو کافر، مسلمانوں کو دنگا، فساد اور قتل وغیرہ سے پریشان کرتا ہو، تو کیا اس کو عام کافر (جو مسلمانوں کو ظاہری طور پر تنگ نہ کرتا ہو) کے مقابلے میں دوگنی سزا ہوگی؟

جواب

ایسا کافر، جو مسلمانوں کو دنگا، فساد، قتل وغارت گری وغیرہ سے پریشان کرتا ہو، وہ اپنے جرمِ کفر کے ساتھ ساتھ "ایذائے مسلم" کے سنگین گناہ کا مرتکب بھی ہوتا ہے، لہٰذا وہ کفر کی سزا کے ساتھ ساتھ ایذائے مسلم کی سزا کا بھی حق دار ہے۔

قرآن پاک میں ہے ﴿رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ (107) قَالَ اخْسَــٴُـوْا فِیْهَا وَ لَا تُكَلِّمُوْنِ (108) اِنَّهٗ كَانَ فَرِیْقٌ مِّنْ عِبَادِیْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ (109) فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِیًّا حَتّٰۤى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِیْ وَ كُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ (110)﴾ ترجمہ کنزالایمان: اے ہمارے رب ہم کو دوزخ سے نکال دے پھر اگر ہم ویسے ہی کریں تو ہم ظالم ہیں، رب فرمائے گا دُتکارے (ذلیل ہو کر) پڑے رہو اس میں اور مجھ سے بات نہ کرو، بے شک میرے بندوں کا ایک گروہ کہتا تھا اے ہمارے رب ہم ایمان لائے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے، تو تم نے انہیں ٹھٹھا بنا لیا یہاں تک کہ اُنہیں بنانے کے شُغل میں میری یاد بھول گئے اور تم اُن سے ہنسا کرتے۔ (پارہ 18، سورۃ المؤمنون، آیت 107 تا 110)

اس کے تحت تفسیر رازی میں ہے "فوصف تعالی أحد ما لأجله عذبوا وبعدوا من الخير، وهو ما عاملوا به المؤمنين" ترجمہ: پس اللہ تعالیٰ نے ان اسباب میں سے ایک سبب بیان فرمایا جس کی وجہ سے انہیں عذاب دیا گیا اور بھلائی سے دور کر دیا گیا، اور وہ ان کا وہ سلوک تھا جو انہوں نے مؤمنوں کے ساتھ کیا تھا۔ (تفسیر رازی، ج 23، ص 298، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

مزید قرآن مجید میں ہے ﴿ثُمَّ اِنَّكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے۔ (پارہ 23، سورۃ الزمر، آیت 31)

اس کے تحت تفسیر طبری میں ہے "يقول: ثم إن جميعكم المؤمنين والكافرين يوم القيامة عند ربكم تختصمون فيأخذ للمظلوم منكم من الظالم، ويفصل بين جميعكم بالحق" ترجمہ: فرماتا ہے: پھر تم سب، مومن اور کافر، قیامت کے دن اپنے

رب کے حضور باہم مقدمہ پیش کروگے، پھر تم میں سے مظلوم کو ظالم سے اس کا حق دلوایا جائے گا، اور تم سب کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا۔ (تفسیر طبری، ج 21، ص 287، مؤسسۃ الرسالۃ)

مزید ایک مقام پر مسلمانوں کو تکلیف دینے کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اور جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بغیر کچھ کئے ستاتے ہیں توانہوں نے بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ اٹھالیا ہے۔ (پارہ 22، سورۃ الاحزاب، آیت: 58)

اس آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے "ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت ان منافقوں کے بارے میں نازل ہوئی جو حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو ایذا دیتے تھے اور اُن کی شان میں بدگوئی کرتے تھے۔ ۔ ۔ آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جو لوگ ایمان والے مردوں اور عورتوں کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں جس سے انہیں اَذِیَّت پہنچے حالانکہ انہوں نے ایسا کچھ نہیں کیا ہوتا جس کی وجہ سے انہیں اذیت دی جائے تو ان لوگوں نے بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ اٹھالیا اور خود کو بہتان کی سزا اور کھلے گناہ کے عذاب کا حق دار ٹھہرالیا ہے۔" (صراط الجنان، جلد 8، صفحہ 88، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوی رضویہ میں ہے "ایذائے مسلم بے وجہ شرعی حرام قطعی۔ قال اللہ تعالی: ﴿وَ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا﴾ آنانکہ آزار دہند مردان مومن وزنان مومنہ را بے جرم پس بہ تحقیق کہ بہتان و گناہ آشکار ابر خود بر داشتند۔ سیدِ عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماید: من اٰذی مسلما فقد اٰذانی ومن اٰذانی فقد اٰذی اللہ۔ ہر کہ مسلمانے را آزار داد مرا اذیت رسانید وہر کہ مرا اذیت رساند حق تعالیٰ را ایذا کرد، اے وہر کہ او سبحانہ را ایذا کرد پس سرانجام ست کہ بگیرد اورا (یعنی مسلمان کو بغیر کسی شرعی وجہ کے تکلیف دینا قطعی حرام ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا﴾ وہ لوگ جو ایماندار مردوں اور عورتوں کو بغیر کسی جرم کے تکلیف دیتے ہیں، بے شک انہوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے ذمے لے لیا۔ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "من اٰذی مسلما فقد اٰذانی ومن اٰذانی فقد اٰذی اللہ" جس نے مسلمان کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی۔ یعنی جس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی بالآخر اللہ تعالیٰ اسے عذاب میں گرفتار فرمائے گا)۔" (فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 425، 426، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا عبد الرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5288

تاریخ اجراء: 02 صفر المظفر 1448ھ/17 جولائی 2026ء